ڈاکٹر سر محمد اقبال اور احمدیہ جماعت

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ۔ ھُوَ النَّاصِرُ

ڈاکٹر سَر محمد اقبال اور احمدیہ جماعت

(۱)

سر محمد اقبال صاحب کو کچھ عرصہ سے میری ذات سے خصوصاً اور جماعت احمدیہ سے عموماً بُغض پیدا ہو گیا ہے اور اب ان کی حالت یہ ہے کہ یا تو کبھی وہ انہی عقائد کی موجودگی میں جو ہماری جماعت کے اَب ہیں جماعت احمدیہ سے تعلق مؤانست اور مؤاخات رکھنا بُرا نہیں سمجھتے تھے۔ یا اَب کچھ عرصہ سے وہ اس کے خلاف خَلْوَت وجَلْوَت میں آواز اُٹھاتے رہتے ہیں۔ میں ان وجوہ کے اظہار کی ضرورت محسوس نہیں کرتا جو اس تبدیلی کا سبب ہوئے ہیں' جس نے ۱۹۱۱ء کے اقبال کو جو علیگڑھ کالج میں مسلمان طلباء کو تعلیم دے رہا تھا کہ

> ''پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں''[۱]

۱۹۳۵ء میں ایک دوسرے اقبال کی صورت میں بدل دیا جو یہ کہہ رہا ہے کہ:۔

> ''میرے نزدیک قادیانیت سے بہائیت زیادہ ایماندارانہ ہے۔ کیونکہ بہائیت نے اسلام سے اپنی علیحدگی کا اعلان واشگاف طور پر کر دیا لیکن قادیانیت نے اپنے چہرے سے منافقت کی نقاب اُلٹ دینے کے بجائے اپنے آپ کو محض نمائشی طور پر جزوِ اسلام قرار دیا اور باطنی طور پر اسلام کی روح اور اسلام کے تخیل کو تباہ و برباد کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔''[۲]

یعنی ۱۹۱۱ء کی احمدیہ جماعت آج ہی کے عقائد کے ساتھ صحابہؓ کا خالص نمونہ تھی لیکن ۱۹۳۵ء کی احمدیت بہائیت سے بھی بدتر ہے۔ اس بہائیت سے جو صاف لفظوں میں قرآن کریم کو

منسوخ کہتی ہے جو واضح عبارتوں میں بہاء اللہ کو ظہورِ الٰہی قرار دیتے ہوئے رسول کریم ﷺ پر ان کو فضیلت دیتی ہے۔ گویا ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے نزدیک اگر ایک شخص رسول کریمؐ کی رسالت کو منسوخ قرار دیتا، قرآن کریم سے بڑھ کر تعلیم لانے کا مدعی ہوتا، نمازوں کو تبدیل کر دیتا اور قبلہ کو بدل دیتا ہے اور نیا کلمہ بناتا اور اپنے لئے خدائی کا دعویٰ کرتا ہے حتیّٰ کہ اس کی قبر پر سجدہ کیا جاتا ہے تو بھی اس کا وجود ایسا بُرا نہیں مگر جو شخص رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیّٖن قرار دیتا، آپؐ کی تعلیم کو آخری تعلیم بتاتا، قرآن کریم کے ایک ایک لفظ، ایک ایک حرکت کو آخر تک خدا تعالیٰ کی حفاظت میں سمجھتا ہے، اسلامی تعلیم کے ہر حکم پر عمل کرنے کو ضروری قرار دیتا ہے اور آئندہ کے لئے سب روحانی ترقیات کو رسول کریم ﷺ کی فرمانبرداری اور غلامی میں محصور سمجھتا ہے، وہ بُرا اور بائیکاٹ کرنے کے قابل ہے۔

دوسرے لفظوں میں سر محمد اقبال صاحب مسلمانوں سے یہ منوانا چاہتے ہیں کہ جو شخص رسول کریم ﷺ کی رسالت کو منسوخ کرے، قرآن کریم کے بعد ایک نئی کتاب لانے کا مدعی ہو، اپنے لئے خدائی کا مقام تجویز کرے اور اپنے سامنے سجدہ کرنے کو جائز قرار دے، جس کے خلیفہ کی بیعت فارم میں صاف لفظوں میں لکھا ہو کہ وہ خدا کا بیٹا ہے، وہ بانی سلسلہ احمدیہ سے اچھا ہے، جو اپنے آپ کو خادمِ رسول اکرم ﷺ قرار دیتے ہیں اور قرآن کریم کی اطاعت کو اپنے لئے ضروری قرار دیتے ہیں اور کعبہ کو بیت اللہ اور کلمہ کو مدارِ نجات سمجھتے ہیں۔ کیونکہ بہائی تو رسول کریم ﷺ کی ذات پر اور قرآن کریم پر حملہ کرتے ہیں لیکن احمدی سر محمد اقبال اور ان کے ہم نواؤں کو روحانی بیمار قرار دے کر انہیں اپنے علاج کی طرف توجہ دلاتے ہیں اور ان کے ایمان کی کمزوریوں کو ان پر ظاہر کرتے ہیں۔

بہ بیں تفاوت را از کُجاست تا بہ کُجا

سر محمد اقبال صاحب اس عُذر کی پناہ نہیں لے سکتے کہ میرا صرف مطلب یہ ہے کہ بہائی منافق نہیں اور احمدی منافق ہیں کیونکہ اوّل تو یہ غلط ہے کہ بہائی کھلے بندوں اپنے مذہب کی تلقین کرتے ہیں۔ اگر سر محمد اقبال یہ دعویٰ کریں تو اس کے صرف یہ معنی ہونگے کہ بیسویں صدی کا یہ مشہور فلسفی ان فلسفی تحریکات تک سے آگاہ نہیں جن سے اس وقت کے معمولی نوشت و خواند والے لوگ آگاہ ہیں۔ سر محمد اقبال کو معلوم ہونا چاہئے کہ بہائی اپنی کتب عام طور پر لوگوں کو نہیں دیتے بلکہ انہیں چھپاتے ہیں، وہ ہر ملک میں الگ الگ عقائد کا اظہار کرتے ہیں، وہ امریکہ میں صاف لفظوں میں بہاء اللہ کو خدا کے

طور پر پیش کرتے ہیں لیکن اسلامی ممالک میں اس کی حیثیت ایک کامل ظہور کی بتاتے ہیں، وہ اسلامی ممالک میں مسلمانوں کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھ لیتے ہیں، ویسا ہی وضو کرتے ہیں اور اتنی ہی رکعتیں پڑھتے ہیں جتنی کہ مسلمان لیکن الگ طور پر وہ صرف تین نمازوں کے قائل ہیں اور ان کے ہاں نماز پڑھنے کا طریق بھی اسلام سے مختلف ہے۔

پھر یہ بھی درست نہیں کہ احمدی منافق ہیں اور لوگوں سے اپنے عقائد چھپاتے ہیں۔ اگر احمدی مداہنت سے کام لیتے تو آج سر محمد اقبال کو اس قدر اظہارِ غصہ کی ضرورت ہی کیوں ہوتی۔ احمدی ہندوستان کے ہر گوشہ میں رہتے ہیں، دوسرے فرقوں کے لاکھوں کروڑوں مسلمان ان کے حالات سے واقف ہیں، وہ گواہی دے سکتے ہیں کہ وہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے والے، رسول کریم ﷺ کی بتائی ہوئی نماز کے مطابق نماز پڑھنے والے، روزے رکھنے والے، حج کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے ہیں۔ وہ کونسی بات ہے جو احمدی چھپاتے ہیں؟ اور سر محمد اقبال کے پاس وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے انہوں نے یہ معلوم کیا کہ احمدیوں کے دل میں کچھ اور ہے مگر ظاہر وہ کچھ اور کرتے ہیں۔

رسول کریم ﷺ تو اس قدر محتاط تھے کہ جب ایک صحابی نے ایک شخص کو جس نے جنگ میں عَین اس وقت کلمہ پڑھا تھا جب وہ اسے قتل کرنے لگے تھے، قتل کر دیا اور عُذر یہ رکھا کہ اس نے ڈر سے کلمہ پڑھا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ هَلْ شَقَقْتَ قَلْبَهٗ[۳] کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھا ہے۔

لیکن ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب آج دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ وہ قوم جس کے افراد نے افغانستان میں اپنے عقائد چھپانے پسند نہ کئے لیکن جان دے دی، ساری کی ساری منافق ہے اور ظاہر کچھ اور کہتی ہے اور اس کے دل میں کچھ اور ہے۔

اگر یہ الزام کوئی ایسا شخص لگاتا جسے احمدیوں سے واسطہ نہ پڑا ہوتا تو میں اسے معذور سمجھ لیتا لیکن سر محمد اقبال معذور نہیں کہلا سکتے۔ ان کے والد صاحب مرحوم احمدی تھے۔ ان کے بڑے بھائی صاحب شیخ عطا محمد صاحب احمدی ہیں، ان کے اکلوتے بھتیجے شیخ محمد اعجاز احمد صاحب سب جج احمدی ہیں، اسی طرح ان کے خاندان کے اور کئی افراد احمدی ہیں۔ ان کے بڑے بھائی صاحب حال ہی میں کئی ماہ ان کے پاس رہے ہیں بلکہ جس وقت انہوں نے یہ اعلان شائع کیا ہے، اس وقت بھی سر محمد اقبال صاحب کی کوٹھی وہ تعمیر کرا رہے تھے۔ کیا سر محمد اقبال صاحب نے ان کی

رہائش کے ایام میں انہیں منافق پایا تھا یا خود اپنی زندگی سے زیادہ پاک زندگی ان کی پائی تھی۔ ان کے سگے بھتیجے شیخ اعجاز احمد صاحب ایسے نیک نوجوان ہیں کہ اگر سر محمد اقبال غور کریں تو یقیناً انہیں ماننا پڑے گا کہ ان کی اپنی جوانی اس نوجوان کی زندگی سے سینکڑوں سبق لے سکتی ہے۔ پھر ان شواہد کی موجودگی میں ان کا کہنا کہ احمدی منافق ہیں اور وہ ظاہر میں رسول کریم ﷺ سے محبت کا اظہار کرتے ہیں لیکن دل میں رسول کریم ﷺ کے دین کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں' کہاں تک درست ہوسکتا ہے۔

میں تمام ان شریف مسلمانوں سے جو اسلام کی محبت رکھتے ہیں درخواست کرتا ہوں کہ وہ ٹھنڈے دل سے اس صورتِ حالات پر غور کریں جو ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے اعلان نے پیدا کردی ہے اور دیکھیں کہ کیا اس قسم کے غیظ وغضب کے بھرے ہوئے اعلان مسلمانوں کی حالت کو بہتر بنائیں گے یا خراب کریں گے اور سوچیں کہ ایک شخص جو اپنے احمدی بھائی کو بلوا کر اس سے اپنی کوٹھی بنواتا ہے' دوسرے مسلمانوں کو ان کے بائیکاٹ کی تعلیم دیتا ہے کہاں تک لوگوں کے لئے راہ نما بن سکتا ہے اور اسی طرح وہ شخص جو رسول کریم ﷺ کی ذات پر کھلا حملہ کرنے والے کو اچھا قرار دیتا ہے اور اپنے ایمان پر اعتراض کرنے والے کو نا قابلِ معافی قرار دیتا ہے کہاں تک مسلمانوں کا خیر خواہ قرار دیا جا سکتا ہے۔ کاش! سر محمد اقبال اس عمر میں ان امور کی طرف توجہ کرنے کی بجائے ذکرِ الٰہی اور احکامِ اسلام کی بجا آوری کی طرف توجہ کرتے اور پیشتر اس کے کہ توبہ کا دروازہ بند ہوتا اپنے نفس کی اصلاح کرتے تا خدا تعالیٰ ان کو موت سے پہلے صداقت کے سمجھنے کی توفیق دیتا اور وہ محمد رسول اللہ ﷺ کے سچے متّبع کے طور پر اپنے رب کے حضور میں پیش ہوسکتے۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

والسلام۔ خاکسار
میرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ
(الفضل ۱۸۔ جولائی ۱۹۳۵ء)

---

[۱] ملتِ بیضاء پر ایک عمرانی نظر صفحہ ۱۸۔ اقبال اکیڈمی لاہور۔

[۲] زمیندار ۵ مئی ۱۹۳۵ء

[۳] مسند احمد بن حنبل جلد ۵ صفحہ ۲۰۷ المکتب الاسلامی بیروت میں اِس حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں ''أَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهٖ''